عطیہء چشم اور تداوی بالحرام

(از مفتی محمد رفیق حسنی)

پاکستان میں عطیہ چشم کی تحریک آج سے چوبیس سال پہلے شروع ہوئی اور اب ''پاکستان آئی بینک سوسائٹی'' اور اس کے بانیوں نے اس تحریک کو ملک کے طول وعرض میں پھیلا دیا ہے۔ مذہبی نقطہ نظر سے مختلف الخیال علماء کے فتاوی حاصل کئے گئے۔ ۱۹۷۸ء تک مندرجہ ذیل فتاوی عطیہ چشم کے حق میں موصول ہو چکے تھے۔

مفتی اعظم مصر، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد، مجلس افتاء اردن اور خصوصی کمیٹی علمائے سعودی عرب۔

یہ سب فتاوی اور دیگر مضامین پاکستان آئی بینک سوسائٹی کے رسالے ''اجالا'' میں اکتوبر ۱۹۷۹ء میں شائع کئے گئے ہیں۔ اس پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا کہ کسی ایسے عالم یا مفتی کا فتوی اس میں شامل نہیں جن کا تعلق اہلسنت والجماعت سے ہو۔ الحمدللہ پاکستان آئی بینک سوسائٹی نے یہ فتوی بھی حاصل کرلیا ہے۔ قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے وہ فتوی ذیل میں درج کیا جارہا ہے، جو مفتی محمد رفیق حسنی صاحب نے اس سلسلہ میں پاکستان آئی بینک سوسائٹی کی درخواست پر لکھا ہے۔

(مجلسِ ادارت)

....

یہ فتوی ۱۹۸۵ء میں لکھا گیا تھا...... چونکہ یہ مسئلہ دواء بالمحرم یعنی حرام سے علاج اور دواء کے افراد سے ہے۔ اس لئے صورت مسئولہ کا حکم بتانے سے پہلے حرام سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء عظام کی آراء سے مطّلع ہونا ضروری ہے تاکہ مسئلہ مذکورہ کا حکم سمجھنے میں آسانی ہو۔

فقہاء کرام کا اس میں اختلاف رہا ہے کہ جس چیز کا استعمال انسان کے لئے شرعاً حرام اور ناجائز ہے، اسے دواء کے لئے استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں۔ خواہ وہ چیز نفس الامر میں نجس ہے یا طاہر ہے مگر اس کا استعمال حرام ہے تداوی بالحرام میں اگرچہ بظاہر امام ابوحنیفہ عدم جواز اور امام ابو یوسف جواز کا قول کرنے کی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ لیکن نظر عمیق سے پتہ چلتا ہے کہ جس

حالت میں امام ابو یوسف جواز کا قول کرتے ہیں امام اعظم کا بھی اس حالت میں جواز کا قول ہے۔امام اعظم کے نزدیک اگر مرض کی دوا مسلم حاذق معالج کے قول کے مطابق حرام ہی متعین ہے اور دوسری دوا سے مرض کا علاج نہیں ہوسکتا اور تجربہ نے اس کا یقین حاصل ہوگیا ہے تو حرام سے علاج کرنا جائز ہے۔علامہ شامی سیدنا امام ابوحنیفہ کا مذہب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حتی لو تعین الحرام مدفعا للهلاک یحل کالمیتة والخمر عند الضرورة تمامه وفی بالبحر (شامی، ج۱، ص۱۹۴)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر حرام کا ہلاکت کے لئے دافع ہونا متعین ہوجائے تو وہ حلال ہے جیسے مردار اور شراب بوقت ضرورت حلال ہوجاتے ہیں۔

دوسری جگہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

افاد سیدی عبد الغنی انه لا یظهر الاختلاف فی کلامهم لاتفاقهم علی الجواز للضرورة (الی) ولذا قال والدی فی شرح الدرر قوله لا للتداوی محمول علی الظن والا فجوازه بالیقین اتفاقا کما صرح به فی المصفی۔ (ج۱، ص۱۹۴)

سید عبدالغنی افادہ فرماتے ہیں کہ ان ائمہ کے کلام میں اختلاف ظاہر نہیں ہے اس لئے کہ ان کا اتفاق ہے کہ ضرورت کے وقت حرام جائز ہوجاتا ہے۔(یہاں تک) اس لئے میرے والد نے شرح درر میں کہا اس کا قول لا للتداوی کا محمل ظن ہے ورنہ جب شفاء کا حصول حرام سے یقینی ہوجائے تو علاج بالاتفاق جائز ہے۔جیسا کہ مصفی میں اس کی تصریح ہے۔

علامہ شامی اپنا نظریہ پیش فرماتے ہیں:

اقول هو ظاهر موافق لما مر فی الاستدلال بقول الامام. (ج۱، ص۱۹۴)

یقین کی صورت میں ائمہ ثلاثہ کا اتفاق ہونا ظاہر ہے امام کے قول کے استدلال میں جو گزرا اس کی وجہ سے۔

واضح یہ ہوا کہ اگر کسی حرام چیز سے شفاء کا حصول یقینی ہو اور اس کا بدل نہ ہو تو اس حرام چیز سے علاج ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے۔آگے چل کر علامہ شامی فرماتے ہیں: فقہاء علم سے مراد عموماً غلبہ ظن لیتے ہیں، یقین نہیں لیتے۔فرمایا: **الا ان یریدوا بالعلم غلبة الظن وهو شائع فی کلامهم، تامل.** مگر یہ کہ علم سے ان کا ارادہ غلبہ ظن ہو، کیونکہ عموماً ان کے کلاموں میں یہی مراد ہوتا ہے۔غور فرمائیں۔

☆حب اعدائك لك وتنتم حسادك يساوى قيمتك لانك اصبحت شيئا مذكورا ومجلا مهما.☆

معلوم ہوا حرام سے علاج کے جواز کے لئے غلبہ ظن ہونا کافی ہے اور یہ بار بار عمل کے مفید ہونے اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر ظن غالب شفاء کا نہ ہو شک یا وہم ہو یا حلال سے علاج میسر ہو تو حرام سے علاج ناجائز اور ممنوع ہوگا۔

فقہاء کرام کے حرام سے علاج کے جواز پر کافی دلائل ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں:

(۱) اگر کوئی شخص آبادی سے دور ہے اسے حلال مشروب میسر نہیں اور ہلاک ہونے کا خطرہ ہے تو اسے خمر (شراب) بقدر ضرورت پینا بالاتفاق جائز ہے۔ لہذا بوقت ضرورت جب حلال سے علاج میسر نہ ہو تو حرام سے شرائط مذکورہ کے ساتھ علاج جائز ہے۔

(۲) ایک آدمی جنگل میں بھوکا ہے اور کھانے کو حلال میسر نہیں تو میتۃ (مردار) سے بقدر ضرورت اسے کھانا جائز ہے اور اس پر اتفاق ہے۔ اسی طرح جب علاج کے لئے حرام ہی متعین ہے تو مذکورہ شرائط کے ساتھ مرض کا علاج حرام سے جائز ہے۔ (شامی وغیرہ)۔

(۳) جب ہلاکت یا کسی عضو کے ضائع کردینے کی صحیح دھمکی کے وقت علماء کے نزدیک خون پینا، خنزیر کا گوشت کھانا، مردار کھانا اور شراب پینا جائز ہے اور اس پر اتفاق ہے تو علاج کے لئے جب حلال سے ممکن نہ ہو حرام دوا سے بھی جائز ہے۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

ان تناول هذه المحرمات انما یباح عندالضرورة کمافی المخمصة لقیام المحرم فیما وراها۔ (ہدایہ باب الاکراہ)

یعنی ضرورت کے وقت ان حرام چیزوں کا کھانا جائز ہے کیونکہ ان حرام اشیاء کی حرمت ضرورت کے وقت مرتفع ہو جاتی ہے جیسا کہ مخمصہ میں ہے کیونکہ ضرورت کے غیر میں حرمت باقی رہتی ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا بوقت ضرورت حرام، حرام نہیں رہتا اور یہ بھی معلوم ہوا عضو کو بھی وہی حیثیت اور اہمیت حاصل ہے جو انسانی ذات کو حاصل ہے اور دونوں کو ضرورت شامل ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فقہاء کرام کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

اختلف فی التداوی بالمحرم (الی) قیل یرخص اذاعلم فیه الشفاء ولم یعلم دواء اخر کمارخص الخمر للعطشان وعلیه الفتوی. (درمختار ج۱ ص۱۹۴)

ترجمہ: حرام کے ساتھ علاج میں اختلاف ہے (تا) کہا گیا جب حرام سے شفاء کے حصول کا غلبہ ظن

ہواور کوئی دوسری دوا نہ ہوتو حرام سے علاج کی رخصت ہے جیسا کہ پیاسے کے لئے شراب پینے کی رخصت ہے اوراسی پرفتوی ہے۔یعنی فتوی جواز پر ہے۔

ففي النهاية من الذخيرة يجوزان علم فيه شفاء ولم يعلم دواء اخر. (شامی ج۱ص۱۹۴)

یعنی نہایہ میں ذخیرہ سے منقول ہے کہ حرام سے بوقت غلبہ ظن علاج جائز ہے جبکہ کوئی دوسری دوا نہ ہو۔

شرح الغایہ میں ہے:

(قدوردباباحته الحديث قال علیہ السلام تداوواعباداللہ فان الله تعالى ماخلق داء الاوقدخلق له دواء الاالسام والهرم (الى)فان علم ان فيه شفاء وليس له دواء اخرغيره يجوزله الاستشفاء.)۔(ج۸ص۱۳۴)

یعنی علاج کے مباح ہونے میں حدیث واردہوئی۔آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:اللہ تعالی کے بندودواکروکیونکہ اللہ تعالی نے کوئی بیماری پیدانہیں کی مگراس کے لئے دواپیدافرمائی مگرموت اوربڑھاپے کاعلاج نہیں۔اگرحرام میں شفاء مظنون ہےتوعلاج بالحرام جائزہے جبکہ کوئی دوسری دوا نہ ہو۔

ان صاحب الخانية والنهاية اختارا جوازه ان علم ان فيه شفاء ولم يجددواء غيره قال فى النهاية والتهذيب يجوزللعليل شرب البول والدم والميتةللتداوى اذا اخبره طبيب مسلم ان فيه شفاءه ولم يجدمن المباح مايقوم مقامه. (شامی ج۴ص۱۶۴)

یعنی خانیہ اورنہایہ والے نے حرام سے علاج کے جوازکواختیارکیا۔جب اس میں شفاء مظنون ہواوراس کے علاوہ کوئی دوا نہ ہو۔نہایہ اورتہذیب میں کہا جب مسلمان معالج خبردے کہ اسی میں مرض کی شفاء ہے اورمباحات میں سے اس کابدل کوئی چیزنہیں،تومریض کے لئے پیشاب پینااورخون پینااورمردار کھانادواکے لئے جائزہے۔

(وكذااختاره صاحب الهداية فى التجنيس لورعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهته وانفه جازلاستشفاء)۔(شامی ج۱ص۱۶۴)

یعنی اس طرح صاحب ہدایہ نے تجنیس میں حرام سے علاج کوجائزکہااورکہااگرکسی کے ناک سے خون نہ رکےتواس کے ناک اورماتھے پرسورۂ فاتحہ خون کے ساتھ لکھی جائےتویہ شفاء حاصل کرنے کے لئے جائزہے۔

☆لاتشددعلى نفسك فى العبادة☆والزم السنة☆واقتصدفى الطاعة☆واسلك الوسط☆واياك والغلو.☆

قاضی خان میں ہے: (لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء)۔(شامی)
یعنی شفاء کے حصول کے وقت حرمت نہیں رہتی۔

تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت حرام اشیاء سے علاج جائز ہے۔ضرورت سے مراد ہلاکت سے تحفظ یا مرض شدید سے شفاء کا حصول ہے۔بناء بریں آنکھوں کا عطیہ کرنا بھی جائز ہے۔

....

حضرت امام شافعیؒ نے

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ سنہری جملہ کہا ہے

الناس فی الفقه عیال علی ابی حنیفة

"لوگ علم فقہ کے معاملہ میں ابوحنیفہؒ کے محتاج ہیں"۔

امام مالکؒ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ رأیت رجلا لو کلمک فی هذه الساریة ان یجعلها ذهبا لاقام حجته (۲۶)

میں نے ایک ایسا آدمی دیکھا ہے جو اگر آپ کو اس ستون کے بارے میں یہ کہے کہ یہ سونے کا ہے تو دلیل سے اپنی بات منوا لے گا۔

☆اخلص توحیدك لربك لینشرح صدرك فبقدر صفاء توحیدك ونقاء اخلاصك تكون سعادتك.☆